(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

توحید باری تعالیٰ

اور

☆

حضرت بانی جماعت احمدیہ

Unity of God
and
The Founder
of
The Ahmadiyya Jama`at
Language:- Urdū

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸۳۵۔۱۹۰۸ء) نے آج سے تقریباً سو سال پہلے خدائی حکم کے تحت جب مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو اس وقت ایک طرف عیسائیت بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی جو تثلیث کو پیش کر رہی تھی تو دوسری طرف ہندو ازم اور آریہ دھرم کا دور دورہ تھا جو بے شمار خداؤں کا تصور پیش کرتے تھے ادھر مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ بعض خدا کی ذات میں شرک کے مرتکب ہو رہے تھے اور پیروں فقیروں اور ان کے مزاروں کو اپنا مشکل کشا تصور کر کے ان کے سامنے سجدہ ریز ہو رہے تھے اور بعض خدا تعالیٰ کی صفات میں شرک کا ارتکاب کر رہے تھے اور بعض یہ یقین کر بیٹھے تھے کہ خدا کی بعض صفات معطل ہو چکی ہیں ان کا عقیدہ بن گیا تھا کہ گزشتہ زمانے میں اللہ تعالیٰ اپنے کلام سے اپنے بندوں کی راہنمائی کیا کرتا تھا لیکن اس زمانہ میں خدا کی یہ صفت معطل ہو چکی ہے اب وہ اپنے بندوں سے کلام نہیں کرتا۔ ایسے حالات میں حضرت بانی جماعت احمدیہ نے یہ دعویٰ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس دنیا میں اس لئے مبعوث فرمایا ہے تا خدا تعالیٰ کی سچی توحید دنیا میں قائم کی جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

’’میں دوؔ ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۳۶)

چنانچہ آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ یہ بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں واحد و یگانہ اور یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔اس سلسلہ میں آپ نے دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا۔

واحد لاشریک

’’اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہو گی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔وہ تمثّل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حقّہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا اور مالک ہے ہر ایک مُلک کا اور متّصف ہے ہر ایک کمال کا اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔.........وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے‘‘۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد۲۰صفحہ۳۰۹۔۳۱۱)

جامع جمیع صفاتِ کاملہ

’’الحمدللہ تمام محامد اس ذاتِ معبود برحق مستجمع جمیع صفات کاملہ کو ثابت ہیں جس کا نام اللہ ہے۔ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ اس ذات کامل کا نام ہے کہ جو معبود برحق اور مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ اور تمام رذائل سے منزہ اور

اور مالک ہے تمام جزا سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے''۔

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۲۔۱۵۳)

خداتعالیٰ کی سچی معرفت

''وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے ہاں خداتعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعل تاباں کے حصول کی راہ بتادوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کر لے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۲)

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں اور کس طرح اس

واحد لاشریک اور مبداء جمیع فیوض ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک قرآن شریف میں اپنے نام اللہ کو تمام دوسرے اسماء و صفات کا موصوف ٹھہرایا ہے۔ اور کسی جگہ کسی دوسرے اسم کو یہ رتبہ نہیں دیا۔ پس اللہ کے اسم کو بوجہ موصوفیت تامہ ان تمام صفتوں پر دلالت ہے جن کا وہ موصوف ہے اور چونکہ وہ جمیع اسماء اور صفات کا موصوف ہے اس لئے اس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ جمیع صفاتِ کاملہ پر مشتمل ہے۔ پس خلاصہ مطلب الحمدللہ کا یہ نکلا کہ تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالاتِ تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لاسکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں اور کوئی ایسی خوبی نہیں کہ عقل اس خوبی کے امکان پر شہادت دے مگر اللہ تعالیٰ بدقسمت انسان کی طرح اس خوبی سے محروم ہو۔ بلکہ کسی عاقل کی عقل ایسی خوبی پیش ہی نہیں کرسکتی کہ جو خدا میں نہ پائی جائے جہاں تک انسان زیادہ سے زیادہ خوبیاں سوچ سکتا ہے وہ سب اس میں موجود ہیں اور اس کو اپنی ذات اور صفات اور محامد میں من کل الوجوہ کمال حاصل ہے اور رذائل سے بکلی منزہ ہے''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۳۵۔۴۳۶ حاشیہ نمبر ۱۱)

تمام نقائص سے پاک

''خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبداء ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا

خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد۱۹ صفحہ۲۱۔۲۲)

بے انتہا محبت

''میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے''۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد۱۵ صفحہ۵۱۱)

دل کا یار جانی

''حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں میرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ''

(محمود کی آمین روحانی خزائن جلد۱۲ صفحہ۳۱۹)

بے بہا ہیرا

''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہرات ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں''۔

(اربعین نمبر۱ روحانی خزائن جلد۱۷ صفحہ۳۴۴۔۳۴۵)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی سچی توحید کو پہچاننے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

☆......☆......☆